حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر جرمن مہمانوں سے خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی رہیں اور آپ سب امن کے ساتھ رہیں۔ سب سے پہلے تو میں دل کی گہرائی سے آپ سب کا شکر گزار ہوں جو اپنا وقت نکال کر آج یہاں آئے ہیں اور ہمارے سالانہ جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدقسمتی سے دنیا کی اکثر آبادی میں عمومی طور پر مذہب اور خاص طور پر اسلام کا خوف پایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس صورتِ حال میں آپ لوگوں کی خالصتاً ایک مذہبی پروگرام میں شمولیت ظاہر کرتی ہے کہ آپ کو مذہبی علم کے حصول اور اس کے متعلق تحقیق کرنے میں دلچسپی ہے۔ اس لئے شکریہ کے جذبات کے ساتھ ساتھ میں دعا گو بھی ہوں کہ آپ کا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو مذہب کی حقیقت اور اس کی ضرورت کو دل کی گہرائی سے جاننا چاہتے ہیں۔ آج بطور سربراہ احمدیہ مسلم جماعت، میں آپ کو مختصراً اسلام کی حقیقی تعلیمات کے بارے میں بتاؤں گا۔ یقیناً اس مختصر وقت میں اسلام کی تمام تعلیمات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے میں چند پہلوؤں تک ہی محدود رہوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم دیکھتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً مغربی دنیا میں اسلام کے بارے میں مختلف تحفظات جنم لیتے رہتے ہیں اور اندر ہی اندر اسلام کے خلاف عداوت پائی جاتی ہے جسکے باعث اسلامی تعلیمات پر چند غیر منصفانہ الزامات لگائے جاتے ہیں۔ غلط تفسیرات قرآن کریم کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور اس کی تعلیمات بالکل غلط طور پر پیش کی جاتی ہیں تا کہ یہ ثابت کیا جائے کہ نعوذ باللہ اسلام انتہا پسندی اور بربریت کے سوا کچھ نہیں سکھاتا۔ یہ بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ ظالمانہ اور جابرانہ اقدام اٹھائے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو نئی مسجد بنانے پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہیں، کیونکہ انہیں ڈر ہے کہ اس کے ذریعہ سے یہ انتہا پسند تعلیمات مغربی دنیا تک پہنچ جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ زیادہ تر مسلم دنیا کی حالت انتہائی نازک ہے۔ اور جب ہم کچھ نام نہاد مسلمانوں کے طرزِ عمل دیکھتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ ان کے یہ خدشات درست معلوم ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں متاثرین مطالبہ کرتے ہیں کہ مذہبی عبادات اور اسلامی تعلیمات پر پابندی لگائی جائے۔ یہ لوگ بڑے زور و شور سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ اور نئی مساجد بننے پر پابندی لگنی چاہئے۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز اور سخت نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اسلام کو عیسائیت کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا مذہب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ مغرب میں رہنے والے عیسائیوں کی اکثریت اپنے مذہب پر عمل نہیں کرتی اور نہ ہی انہیں مذہب میں کوئی دلچسپی ہے۔ اور اس بات کو چرچ بھی تسلیم کرتی ہے اور مختلف میڈیا رپورٹس بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں۔ یقیناً ایسے لوگوں کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو کہ خدا کے وجود سے کلیۃً انکاری ہے، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا پر تو ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن یہ نہیں مانتے کہ مذہب بھی خدا کی طرف سے ہے، اور وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت اپنے مذہب سے گہرے لگاؤ کا اظہار کرتی ہے اور اپنے مذہب کے خلاف یا نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کہی گئی بات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ چنانچہ جب مخالفین اسلام مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرتے ہیں تو یہ عمل ایک منفی ردِعمل پر منتج ہوتا ہے جو پھر دنیا میں سخت فتنہ اور فساد کا باعث بنتا ہے۔ جہاں مسلمانوں کا منفی ردِعمل بالکل غلط اور بلا جواز ہے وہاں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ انسانی فطرت اور عقل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جب کسی کے جذبات اور احساسات کو غلط طریق پر اشتعال دیا جائے یا ابھارا جائے تو طبعاً وہ ردِعمل دکھاتا ہے۔ ایسے ردِعمل کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام مخالف طاقتیں بغیر سوچے سمجھے اور بغیر کسی تحقیق کے فوراً اسلام کو انتہا پسند اور دہشت گرد مذہب قرار دے دیتی ہیں۔ وہ بڑی ڈھٹائی سے اور بلاتردد اسلام کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا ہے کہ جہاں وہ ایسے جرائم اور غلط اقدامات کو روکیں، وہاں دیانتداری سے اس بات کا جائزہ بھی لیں کہ آیا یہ اعمال اسلام کی سچی تعلیمات کے مطابق ہیں یا پھر یہ اسلام کی بے جا اور غلط نمائندگی کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس ضمن میں مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ مغربی میڈیا میں بعض غیر مسلم مصرین نے یہ سوال اٹھانا شروع کر دیا ہے کہ عیسائیوں کے غلط اقدامات کو عیسائی تعلیم سے کیوں نہیں جوڑا جاتا جبکہ مسلمانوں کے غلط اقدامات کو ہمیشہ اسلامی تعلیمات سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔ انکا یہ عمل درحقیقت انصاف کے لئے آواز بلند کرنا ہے۔ یہ درحقیقت دنیا سے تمام رنجشوں اور بغضوں کو ختم کرنے کی کوشش کے لئے آواز بلند کرنا ہے۔ یہ درحقیقت تمام لوگوں کو قریب لانے اور ان میں باہمی ہم آہنگی کی فضاء قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے جو ہم نے اسلام کی سچی تعلیمات سیکھی ہیں وہ تو یہ ہیں کہ کبھی بھی ظلم نہ کرو اور ہمیشہ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرو۔ اسلام مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ تمام لوگوں اور تمام قوموں کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کر دو۔ خواہ یہ غلامی جسمانی ہو، معاشی ہو یا سماجی۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ تمام لوگ برابر ہیں اور کسی کے رنگ و نسل اسکی بڑائی یا مرتبہ کا تعین نہیں کرتے بلکہ یہ قومیتیں اور نسلی امتیاز صرف شناخت کے لئے ہیں، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر کسی قسم کی فوقیت حاصل ہے۔ جو چیز خدا تعالیٰ کو پسند ہے، وہ راستبازی ہے۔ چنانچہ وہ شخص جو نیک اعمال کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا پیار اور قرب پاتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو کوئی رتبہ یا مقام حاصل ہے تو وہ صرف اسکی نیکی اور اس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام تعلیم دیتا ہے کہ راستبازی کے دو اہم ترین پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور اسکی عبادت اور دوسرا پہلو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور خدمتِ انسانیت ہے۔ اسلام مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ معاشرے میں ہر جانب، ہر طبقہ اور سطح پر باہمی محبت اور پیار پھیلایا جائے، خاص طور پر ایسے افراد تک جو معاشرے کا سب سے کمزور اور نادار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، جیسا کہ یتامیٰ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ دنیا کے امن کی خاطر اسلام تعلیم دیتا ہے کہ جنگ کرنے یا کسی قسم کی جارحیت کا مظاہرہ کرنے میں ہرگز پہل نہ کرو۔ اگر تم پر جنگ مسلط کر دی جائے اور مقابلہ کے علاوہ کوئی راہ باقی نہ رہے تو تمہیں دوبارہ سے امن قائم کرنے کی نیت سے صرف اپنا دفاع کرنا چاہئے۔ چنانچہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ جب حملہ آور ہتھیار پھینک دے تو تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ اس بات کا فائدہ اٹھاؤ اور ان پر کسی بھی قسم کا ظلم ڈھاؤ اور حد سے تجاوز کرو۔ ایسے موقع پر جنگ فوری طور پر ختم کر دینی چاہئے اور شکست خوردہ فریق کو معاشی پابندیوں میں جکڑنا نہیں چاہئے بلکہ فاتح کو چاہئے کہ نہ تو ان پر اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کرے، نہ انہیں کسی بھی طور محکوم بنائے اور نہ کسی بھی انداز سے انکی تذلیل کرے۔ یہاں تک کہ جہاں اسلام صرف دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے، تو ایسی صورتِ حال میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت اصول مقرر فرماتے ہوئے اسے بہت محدود کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے کہ جہاں مسلمانوں کو جنگ پر مجبور کیا جائے تو امن قائم کرنے کی خاطر، انہیں ہرگز اجازت نہیں کہ کسی عورت یا بچے کو تکلیف دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پادری یا مذہبی رہنما، اپنی عبادتگاہوں میں رہیں، ان پر حملہ نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی کلیسا اور مذہبی عبادتگاہ کو نشانہ بنایا جائے۔

آجکل ہم ماحولیات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ماحول کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ کوئی درخت نہ گرایا جائے اور کوئی فصل تباہ نہ کی جائے۔ درحقیقت جنگ کی حالت میں بھی مسلمانوں کو اجازت نہیں کہ مخالف سپاہیوں کے علاوہ کسی پر حملہ کریں۔ اسلئے تعلیم دی کہ کسی عام شہری کو ہرگز کوئی تکلیف نہیں پہنچنی چاہئے۔

تاہم یہ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو جنگیں آج لڑی جاتی ہیں، ان میں معصوم لوگ ہی سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور عام شہریوں کی ہلاکت کی شرح سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ دوسری جنگِ عظیم میں بھی زیادہ تر مرنے والے معصوم شہری ہی تھے۔ ہم آج کل بھی دیکھتے ہیں کہ چھوٹی موٹی جنگوں اور تنازعات میں عام شہری ہی ہیں جو سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ میں واضح کردوں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً طبعی طور پر یہ سوال ابھرتا ہے کہ اگر یہ اسلام کی مستند تعلیمات ہیں تو ایسے مسلمان گروہ یا افراد کیوں نظر آتے ہیں جو بربریت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں اور غیر مسلموں پر ہولناک حملے کر رہے ہیں۔

اس سوال کا پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی میں چودہ سو سال قبل جواب دے دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح رنگ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئیگا جب مسلمانوں کی اکثریت اسلامی تعلیمات سے دور جا پڑے گی۔ تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے عظیم خوشخبری بھی دی کہ ایسے روحانی تاریکی کے دور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت ایک مرتبہ پھر دنیا کو گھیر لے گی اور خدا تعالیٰ ایک مسیح اور مہدی کو بھیجے گا جو اسلام کی سچی اور خالص تعلیمات کا پھر

سے نفاذ کرے گا۔ ہم احمدی مسلمان ایمان لاتے ہیں کہ وہ مسیح اور مہدی آچکا ہے اور وہ آپ ہی ہیں جنہوں نے احمدیہ مسلم جماعت کی بنیاد رکھی۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو اسلام کی سچی اور اصل تعلیمات سے منور کیا۔ میں اس ضمن میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے بعض اقتباسات پیش کرتا ہوں جن میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی حقیقی اور امن پسند تعلیمات کو روزِ روشن کی طرح واضح کیا ہے۔

حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی محبت اور دوسرا ابنی نوع کی اس حد تک محبت کہ دوسروں کی تکالیف اور مصائب کو اپنا سمجھو اور ان کے لئے دعا کرو۔

ایک اور موقع پر حضرتِ مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں؛

''سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلاء سامنے رہتا ہے...... میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کردو۔'' (ملفوظات جلد چہارم، صفحہ 440)

ایک اور موقع پر حضرتِ مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں؛

''میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو، خواہ وہ کوئی ہو، ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔''

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں؛

''میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ۔۔۔ میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔''

(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ 217)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بانی احمدیہ مسلم جماعت کی تحریرات میں سے صرف چند مثالیں تھیں، جن میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو دنیا کے ہر حصہ میں محبت اور ہمدردی پھیلانے کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ اسلام کی سچی تعلیمات ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انہی امن پسند اور ہمدردانہ تعلیمات کے ذریعہ احمدیہ مسلم جماعت نے ترقی کی ہے اور دنیا کے ہر حصہ میں پھیل چکی ہے۔

ہمارے پیغام میں درشتی نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی زبردستی اور جبر ہے بلکہ ہمارا پیغام محبت، پیار اور اتحاد ہے۔ ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ ہم سخت اور نازیبا الفاظ کا جواب دعاؤں سے دیں اور ظلم وجبر جو ہم سے روا رکھا جاتا ہے اور دکھ جو ہمیں سہنے پڑتے ہیں، ان کے مقابل پر ہم دنیا کو صرف اور صرف محبت، امن اور سکون فراہم کرتے ہیں۔ یہی ہماری تعلیمات ہیں اور یہی ہمارا ایمان ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آج خلافت کا نظام، جو کہ ایک روحانی خلافت ہے، احمدیہ مسلم جماعت کی رہنمائی کرتا ہے اور اسلام کی سچی تعلیمات کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ احمدیہ جماعت کا خلیفہ خدا تعالیٰ کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی بنیادی اسلامی تعلیمات سے ہرگز ہٹ نہیں سکتا۔ آج نظامِ خلافت ہر ممکن ذریعہ سے امن قائم کرنے اور تمام دنیا میں پیار اور محبت قائم کرنے کی خاطر کوشش کر رہا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مجھے افسوس ہے اور یہ جان کر دکھ ہوا کہ جرمنی کے بعض حصوں میں لوگوں نے کہا ہے کہ وہ خلافت کو اس ملک میں ایک قدم بھی چلنے نہ دیں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ سچی خلافت شفقت اور خیر خواہی پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ میں اِن لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ ایسے لوگوں کے لئے مشکلات کھڑی کرنا چاہتے ہیں اور پابندیاں لگانا چاہتے ہیں جو اس ملک میں امن سے رہ رہے ہیں اور اس ملک سے پیار کرتے ہیں؟ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سمجھدار اور عقلمند شخص کبھی بھی ایسی غیر دانشمندانہ رائے کی تائید کرے گا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

شکر ہے کہ جرمن عوام کی اکثریت ایسے رویوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتی جو عدم برداشت پر مبنی ہوں اور یہی وجہ ہے کہ آج آپ سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ خود مشاہدہ کر رہے ہیں کہ ان ہالز میں ہزاروں مرد وخواتین ہیں جو خلافت سے گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ اور اس نہ ٹوٹنے والے اور روحانی بندھن کے ذریعہ سے یہ مکمل طور پر متحد ہیں۔ وہ یہی بات کرتے ہیں کہ پیار ومحبت کو کیسے پھیلایا جائے اور بنی نوع انسان کے حقوق کیسے ادا کئے جائیں۔

یقیناً جرمن آبادی میں سے جو مقامی افراد احمدیت قبول کر رہے ہیں وہ اس بات کی سچائی کی تصدیق کر رہے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کی خلافت لوگوں کو خدا تعالیٰ کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میں یہ بھی واضح کر دوں کہ یہ خلافت جو جماعت احمدیہ کی رہنمائی کر رہی ہے، اس کو اقتدار یا حکومت حاصل کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یقین رکھیں کہ سچی خلافت کے کوئی سیاسی یا دنیاوی عزائم اور مقاصد نہیں ہیں اور نہ یہ خلافت ان کو عطا کی جاتی ہے جو ان چیزوں کی ہوس اور لالچ رکھتے ہیں۔ خلافتِ احمدیہ کو صرف اس بات سے غرض ہے کہ دنیا والے اپنے خالق کو پہچان جائیں، ایک خدا کے سامنے جھکیں اور دوسرا یہ کہ دنیا کے لوگوں میں باہم ہم آہنگی اور محبت قائم کرے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آج احمدیہ مسلم جماعت جو دنیا کے 204 ممالک میں پھیل چکی ہے، عملی طور پر اس سچائی کی تصدیق کر رہی ہے۔ آپ سب جو تقریباً تیس ہزار مسلمانوں کے مجمع میں مکمل امن سے بیٹھے ہیں، یہ اسی وجہ سے ہے کہ یہ وہ مسلمان ہیں جو ایسی خلافت کے پیروکار ہیں جو صرف محبت کے ذریعہ دلوں کو فتح کرنا چاہتی ہے۔ یہ ہرگز نہیں چاہے گی کہ طاقت، جبر اور انتہاپسندی کے ذریعہ کسی قوم یا ملک کو فتح کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ جو کچھ میں نے آپ سے یہاں کہا ہے، اسکے باعث اسلام کی سچی تعلیمات آپ پر واضح ہوگئی ہوں گی اور آپ خلافت جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کی رہنمائی کر رہی ہے، کی حقیقت جان گئے ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اس خلافت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کی حقیقت کے بارے میں اپنے اپنے دائرہ کار میں بھی لوگوں کو بتائیں۔ یہ خلافت دنیا میں ہونے والے ہر قسم کے ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانے اور اسکی مذمت کرنے میں ہمیشہ صفِ اول میں ہو گی۔ یقیناً اگر کوئی احمدی مسلمان کسی غلط کام کا مرتکب ہوتا ہے تو ہم اس کے خلاف مناسب کارروائی کرتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور آپ سب کا یہاں آنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ آپ میرا یہ مخلصانہ اور دل سے نکلا ہوا پیغام سمجھ جائیں۔ ایک دوسرے پر انگلی اٹھانے کی بجائے اور ایک دوسرے کے جذبات کو مجروح کرنے کی بجائے ہمیں باہم متحد ہونا چاہئے اور اپنی قوم کی ترقی اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کوششوں میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔ بہت بہت شکریہ۔